© rasailojaraid.com

اعمال صالحہ میں مسابقت (آخری قسط)

مولانا محمد صدیق
مدرس جامعہ حنفیہ فیصل آباد

قیامت کے دن کامیابی کا معیار اعمال صالحہ کی کثرت پر ہے۔ قیامت کے روز میزان قائم کی جائے گی اور اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ جس کی نیکیاں زیادہ اور برائیاں کم ہوئیں وہ کامیاب قرار پائے گا' قرآن عظیم میں ہے: **فاما من ثقلت موازينه' فهو فی عيشة راضية' وأما من خفت موازينه' فامه هاوية** (سورۃ القارعۃ) ''پس جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوئے وہ تو دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوئے تو اس کا ٹھکانا گہری کھائی ہوگا۔''

اسی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا کرم وفضل ملاحظہ فرمائیں:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ومن جاء بالسيئة فلا يجزى إلا مثلها (سورۃ الانعام ۱۶۰)

یعنی نیکیاں دھائیوں کی شکل میں اور برائیاں اکائیوں کی صورت میں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے باوجود وہ شخص کتنا بدنصیب ہوگا کہ جس کی قیامت کے روز اکائیاں دھائیوں پر غالب آجائیں۔ جب قیامت کے روز کامیابی کا انحصار نیکیوں کی کثرت پر ہے تو ہم سب کو چاہئے کہ نیک اعمال میں سبقت و مسابقت ومسارعت سے کام لیں جیسا کہ انبیاء کرام' صحابہ کرام اور اولیاء عظام نے اسی صفت کو اختیار کیا۔ سبقت اور مسابقت میں اہل اسلام کے لئے بہترین نمونہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كان النبی صلی الله عليه وسلم احسن الناس واشجع الناس واجود الناس فلقد فزع اهل المدينة فكان النبی صلی الله عليه وسلم سبقهم علی فرس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین' سب سے زیادہ بہادر' سب سے زیادہ فیاض تھے۔ مدینہ طیبہ کے تمام لوگ (ایک رات) خوف زدہ تھے (آواز سنائی دی تھی اور سب لوگ اس کی طرف بڑھ رہے تھے) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار سب سے آگے تھے' گھوڑا سست رفتار تھا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو فرمایا:

وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى

''ہم نے تمہارے اسی گھوڑے کو (دوڑنے میں) دریا پایا چنانچہ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا'' (بخاری' کتاب الجهاد' باب الشجاعة فی الحرب والجبن وباب الفرس القطوف)

یہ گھوڑا بے حد سست رفتا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی برکت سے ایسا تیز اور چالاک ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اس کے برابر نہیں چل سکتا تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اقدام فرماکر آئندہ آنے والے خلفائے اسلام کیلئے ایک مثال قائم فرمادی تاکہ وہ سست الوجود بن کر نہ رہ جائیں بلکہ ہر موقع پر بہادری وجرأت اور مقابلہ میں عوام سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

معلوم ہوا کہ مسابقت ومسارعت فی الخیرات انبیاء کرام کی سنت ہے' اسی لئے کئی ایک انبیاء کے تذکرہ کے بعد ان کی یہ صفت ذکر فرمائی:

انهم كانوا يسارعون فی الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين (سورۃ الانبیاء ۹۰)

'' بے شک یہ انبیاء نیک کاموں میں دوڑتے تھے اور ہم کو امید اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے' اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے''۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینے میں عصر کی نماز پڑھی' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا **ثم قام مسرعا** پھر نہایت تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بیویوں میں سے کسی کے حجرے کی طرف تشریف لے گئے' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تیز رفتاری سے گھبرا گئے (تھوڑی دیر کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگ آپ کی اس تیز رفتاری پر تعجب کر رہے ہیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ذکرت شیئا من تبر عندنا‘ فکرھت ان یحبسنی‘ فامرت بقسمته۔** ’’مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس (گھر میں سونے یا چاندی کی) ڈلی کا کچھ حصہ ہے‘ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ یہ (ڈلی) مجھے (اللہ کی یاد سے) روک دے اس لئے (میں نے جلدی جلدی جا کر) اس کو تقسیم کرنے کا حکم دیا‘‘۔ (بخاری کتاب الاذان‘ باب من صلی بالناس فذکر حاجۃ فتخطاھم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود نیک اعمال میں جلدی کرتے اور اسی چیز کی نصیحت امت کو کرتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **بادرو بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا و یمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا** (مسلم‘ کتاب الایمان‘ باب الحث علی المبادرۃ بالاعمال قبل تظاہر الفتنۃ)

’’نیک اعمال کرنے میں جلدی کر لو ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے جو شب تاریک کے مختلف ٹکڑوں کی طرح (یکے بعد دیگرے) رونما ہوں گے‘ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر وہ (اس طرح کہ) اپنے دین کو دنیا کے معمولی سامان کے عوض بیچ دے گا‘‘

اس حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ قیامت کے قریب پے در پے فتنوں کا ظہور ہوگا۔ فتنوں کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں دین وایمان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ دنیا حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوگی‘ حتیٰ کہ دنیوی مفادات کے لئے اپنے دین وایمان کا سودا کرنے میں بھی کوئی تامل نہیں ہوگا۔ بلکہ صبح وشام ان کے روپ بدلیں گے‘ چنانچہ ان بہروپیوں کی آج کثرت ہے۔ جو صبح کچھ ہوتے ہیں شام کو کچھ۔ کسی کو دین وایمان پر استقامت نصیب نہیں الا ماشاءاللہ۔ ایسے حالات میں اہل ایمان کو استقامت کی اور بلا تاخیر اعمال صالحہ بجالانے کی تلقین کی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **بادروا بالاعمال سبعا‘ ھل تنظرون الا فقرا منسیا‘ أو غنی مطغیا أو مرضا مفسدا‘ أو ھرما مفندا‘ أو موتا مجھزا‘ او الدجال فشر غائب ینتظر‘ أو الساعة فا لساعة ادھی وامر** (ترمذی ابواب الزہد باب ما جاء فی المبادرۃ بالعمل)

’’سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں ایسے فقر کا انتظار ہے جو بھلا دینے والا ہے؟ یا ایسی تونگری کا جو تمہیں حد سے تجاوز کر دینے والا بنانے والی ہے؟ یا ایسی بیماری کا جو بگاڑ دینے والی ہے؟ یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل و ہوش کو زائل کر دینے والا ہے؟ یا ایسی موت کا جو نہایت تیزی سے اپنا کام تمام کر دینے والی ہے؟ (یعنی اچانک آ جائے۔) یا دجال کا جو ہر اس غائب برائی سے بدتر ہے جس کا انتظار کیا جائے؟ یا قیامت کا‘ پس قیامت تو بہت ہی ہولناک اور نہایت تلخ تر ہے۔‘‘

حدیث کا مطلب واضح ہے کہ موانع (رکاوٹ بننے والی چیزوں) سے پہلے انسان کو نیک اعمال کے ذریعے سے اپنی آخرت سنوار لینی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ مذکورہ موانع میں سے کوئی مانع انسان کو لاحق ہو جائے اور اعمال صالحہ سے وہ محروم ہی رہ جائے۔ صحابہ کرام نہ صرف اعمال صالحہ میں مسابقت اختیار کرتے بلکہ اس کا حکم بھی دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان دیتا تو **قام ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبتدرون السواری۔** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مسجد کے ستونوں کی طرف لپکتے‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے تک وہ اسی حال میں مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے رہتے اور اذان اور تکبیر کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہ ہوتا۔‘‘ (بخاری‘ کتاب الاذان باب کم بین الاذان والاقامۃ)

حضرت ابوالملیح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر جنگ میں تھے‘ بادل والا دن تھا‘ انہوں نے فرمایا: **بکروا بصلاۃ العصر فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من ترک صلاۃ العصر فقد حبط عمله** (بخاری‘ کتاب مواقیت الصلاۃ‘ باب اثم من ترک العصر)

’’عصر کی نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا نیک عمل ضائع ہو گیا‘‘

اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ فرما کر ان کی طرف مسابقت کا حکم دیا۔ **وفی**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذلک فلیتنا فس المتنافسون (سورۃ المطففین ۲۶)

''سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہئے''

یعنی عمل کرنے والوں کو ایسے عملوں میں سبقت کرنی چاہئے جس کے صلے میں جنت اور اس کی یہ نعمتیں حاصل ہوں جیسے فرمایا:

لمثل ھذا فلیعمل العاملون (سورۃ الصافات ۶۱)

ایسی (کامیابی) کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لا یجدوا الا ان یستھموا علیہ لا ستھموا (بخاری' کتاب الأذان' باب الاستہام فی الاذان)

''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور نماز پہلی صف میں پڑھنے میں کتنی فضیلت ہے' پھر انہیں قرعہ ڈالنے کے سوا اور کوئی چارہ باقی نہ رہتا تو البتہ اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے۔''

حضرت شفیق رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم جنگ قادسیہ میں شروع دن میں گھس گئے تھے' اس کے بعد ہم وہاں سے واپس ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تھا' مؤذن زخمی ہو گیا تھا' تمام لوگ اذان کی طرف لپکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تلواروں سے لڑنے لگ جائیں۔ **فاقرع سعد بینھم فخرج سھم رجل فاذن۔** تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دینے کے لئے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی' ایک آدمی کے نام قرعہ نکلا اور اسی نے اذان دی۔ (تاریخ ابن جریر ۳/۷۰)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، ابوہریرہ اور ہمارا ایک ساتھی ہم تینوں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگ رہے تھے۔ اچانک رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے۔ ہم سہم گئے اور خاموش ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا: اپنا کام جاری رکھو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے میں اور میرے ساتھی نے دعا کی اور رسول کریم ﷺ نے آمین کہا پھر حضرت ابوہریرہ نے دعا اور کہا **اللھم انی اسئلك مثل ما سألك صاحبای واسألك علما لا ینسی۔** الٰہی میں تجھ سے وہی مانگتا ہوں جو میرے ان دو ساتھیوں نے مانگا مزید مجھے وہ علم عطا کر جو بھولے نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے آمین کہا ہم نے عرض کیا: **ونحن كذالك يا رسول الله** اور ہم بھی اس طرح کی دعا کرتے ہیں (آپ ہمارے لئے بھی آمین کہہ دیجئے' رسول کریم ﷺ نے فرمایا، **سبقكما الغلام الدوسی،** دوسی نوجوان تم سے سبقت لے گیا''۔ (سور من حیاۃ الصحابہ وفتح الباری، ۱/۲۱۵)

بہرکیف نیک اعمال میں اولیت اور پہل قابل ستائش اور باعث فضیلت ہے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث' یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام (بخاری' کتاب الأدب' باب الھجرۃ)

''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لئے ملاقات چھوڑ دے' اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔'' ثابت ہوا کہ:

الفضل للمتقدم۔ فضیلت سبقت کرنے والے کے لئے ہے۔ **اللھم اجعلنا من السابقین الی الخیرات آمین یا رب العالمین**

سلفی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
سونے چاندی کے حسین زیورات کا مرکز
عامر جیولرز
پروپرائٹر: غلام حسین
سانگلہ بازار شاہکوٹ
فون دکان: PP.04658-710827 رہائش: 712212

سلفی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
زیورات کی دنیا میں اعتماد کا نام
سونے چاندی کے حسین زیورات بنوانے کیلئے تشریف لائیں
بلال گولڈن ہاؤس
پروپرائٹر: برکت علی' حاجی عبدالغفار زرگر
مانانوالہ بازار شاہکوٹ
فون دکان: 04658-710867 رہائش: 712251

© rasailojaraid.com